السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون جب حاملہ ہوئی تو اس کی ساس نندوں کا اصرار تھا کہ وہ تیسرے مہینے میں تعویز پہن لے تاکہ کسی بھی قسم کے وار سے بچاؤ ہو جائے نیز ان سب کے ہاں ہی تقریباً بچے فوت ہوئے تعویز پہننے پر ہی زندہ بچے ۔

خاتون نے تعویز پہننے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ اپنے رب پر متوکل تھی ویسے وہ نظر بد کی دعائیں آیۃ الکرسی چاروں قل وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتی ۔ اب اس کے ہاں بیٹا ہوا لیکن اللہ کی قدرت کہ وہ پیدائش سے دو دن قبل وفات پا چکا تھا ۔ اب ساس اور نندوں کو موقع ہاتھ آ گیا کہ ہم کہتی رہیں لیکن تم نے تعویز نہیں پہنا اب تیجہ دیکھ لیا اب بھی وقتاً فوقتاً اسے آمادہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اب وہ خاتون متذبذب ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے پہلے بھی اسے اپنے رب پر بھروسہ تھا وہ بیٹے کی وفات کو رب کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس پر صابر ہے اب بھی اسے رب پر بھروسہ ہے لیکن ذہن کسی وقت شدید پریشان ہو جاتا ہے اور دل میں وسوسے آنے لگتے ہیں اسے کیا کرنا چاہیے ؟ کیا رب سے استقامت کی دعا مانگنا چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایمانیات کے اجزاء میں سے اہم ترین چیز یہ ہے کہ آدمی کا یہ عقیدہ ہو ۔

«ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن»

یعنی " کائنات میں وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ کی مشیت ہو اور جو وہ نہ چاہے اس کا وجود نا ممکن اور محال ہے بنیادطور پر ایک مومن کا ایمان ہونا چاہیے کہ دم جھاڑ وغیرہ میں مؤثر صرف خالق حقیقی ہے اس کے سوا کوئی نہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہ السلام سے جو معجزات ظہور پذیر ہوئے یا نیک صالحین سے جن کرامات کا صدور رہے ان میں تاثیر پیدا کرنے والا صرف اللہ ہے اس امر کی واضح مثال قرآن میں قصہ موسیٰ علیہ السلام ہے جب ان کے سامنے لاٹھی کا سانپ بنا تو گھبرا کر دوڑنے لگے اگر وہ مؤثر خود ہوتے تو خوف زدہ ہونے اور بھاگنے کی چنداں ضرورت نہ تھی کچھ اسی طرح کا معاملہ تعویز اور دم جھاڑ کا ہے ان پر توکل اور بھروسہ کے بجائے نفع ونقصان میں اعتماد صرف ذات باری تعالیٰ پر ہونا چاہیے ۔ قرآن مجید میں ہے ۔

وَإِن يَمسَسكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلا كاشِفَ لَهُ إِلّا هُوَ ۖ وَإِن يَمسَسكَ بِخَيرٍ فَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيءٍ قَديرٌ ‌١٧ ... سورة الانعام

''اور اگر اللہ کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر (نعمت اور راحت عطا فرمائے) تو (کوئی اس کو روکنے والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔"

دوسری جگہ فرمایا :

وَإِن يَمسَسكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلا كاشِفَ لَهُ إِلّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدكَ بِخَيرٍ فَلا رادَّ لِفَضلِهِ ۚ يُصيبُ بِهِ مَن يَشاءُ مِن عِبادِهِ ۚ وَهُوَ الغَفورُ الرَّحيمُ ‌١٠٧ ... سورة یونس

"اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہیے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ۔"

اور جادو کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ۔

وَاتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّيـٰطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمـٰنَ ۖ وَما كَفَرَ سُلَيمـٰنُ وَلـٰكِنَّ الشَّيـٰطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وَما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هـٰروتَ وَمـٰروتَ ۚ وَما يُعَلِّمانِ مِن أَحَدٍ حَتّىٰ يَقولا إِنَّما نَحنُ فِتنَةٌ فَلا تَكفُر ۖ فَيَتَعَلَّمونَ مِنهُما ما يُفَرِّقونَ بِهِ بَينَ المَرءِ وَزَوجِهِ ۚ وَما هُم بِضارّينَ بِهِ مِن أَحَدٍ إِلّا بِإِذنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمونَ ما يَضُرُّهُم وَلا يَنفَعُهُم ۚ وَلَقَد عَلِموا لَمَنِ اشتَرىٰهُ ما لَهُ فِى الـٔاخِرَةِ مِن خَلـٰقٍ ۚ وَلَبِئسَ ما شَرَوا بِهِ أَنفُسَهُم ۚ لَو كانوا يَعلَمونَ ‌١٠٢ ... سورة البقرة

یہ مذکورہ چیزیں تو صرف ایک بذریعہ ہیں جن کے جواز اور عدم جواز کا انحصار صرف نبوت کی روشنی پر موقوف ہے مسنون دم کے لیے اہل علم نے بعض شرطیں بیان کی ہیں ۔

(ان تکون بکلام اللہ تعالیٰ او باسمائہ وصفاتہ وباللسان العربی اومایعرف معناہ من غیرہ وان یعتقد ان الرقیۃ غیر موثرۃ بنفسہا بل بتقدیر اللہ عزوجل '') (عون المعبود 4/21)

یعنی " دم اللہ کے کلام یا اس کے اسماء وصفات اور عربی زبان میں ہو دم معروف المعنی ہو اور یہ اعتقاد رکھا جائے کہ دم جھاڑا بذاتہ مؤثر نہیں بلکہ اس کی تاثیر اللہ عزوجل کی قضاء قدر سے ہے ۔

یہ غیر متنازع فیہ شئی کی تاثیر کا حال ہے جب کہ تعویز ویسے ہی متنازع فیہ شیء ہے تو اس میں اس حد تک غلو کیسے جائز ہو گا "بچہ اس لیے مرا ہے کہ ماں نے تعویز باندھنے سے انکار کر دیا تھا اس اعتقاد کا حامل انسان بلاشبہ مشرک

) ہے اسے فوراًاپنے غلط عقیدہ سے تائب ہوناچاہیے ، (واللہ ولی التوفیق

موصوفہ کوقرآن مجید کی تلاوت اورذکر واذکار کی صورت میں اپنے رب سے مزید تعلق گہرا کرنا چاہیے تاکہ شیطانی وسوسوں سے نجات حاصل ہو رب کریم کا وعدہ ہے جو آسانی میں اسے یاد کرتا ہے وہ ایام ابتلاء میں اس کا دست و بازو بن جاتا ہے دعا :

(اللھم اجرنی »(۱)اور«اللہ اللہ ربی لااشرک بہ شیئا »(2»

کا ورد کثرت سے کریں "ان شاء اللہ" مشکل آسان ہوگی لیکن قبولیت دعا کی بنیادی شرط اکل حلال اور کبائر سے اجتناب ہے ۔

۔ مکمل دعاء : انا اللہ وانا الیہ راجعون .اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا ... صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند المصیبۃ (۲۱.۲۷) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا قالت فلما توفی ابو سلمۃ قلت کما امرنی رسول اللہ صلی اللہ1 علیہ وسلم فاخلف اللہ لی خیرا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۔ صححہ البانی صحیح ابی داوٗد کتاب الوتر باب الاستغفار (۱۵۲۵) صحیح ابن ماجہ کتابہ الدعاء باب الدعا عند الکرب (۳۸۸۲) والصحیحۃ (۲۷۵۵) واحمد (۶/۳۶۹) عن اسماء بنت عمیس2

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص582

محدث فتویٰ